میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بِسۡمِ اللَّهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

اتوار، 27 رجب، 1441ھ　　22/03/2020　　نمبر: 1441/49

پریس ریلیز

کورونا وائرس (COVID-19) کا وبائی صورت اختیار کر جانا ایسے حکمرانوں کی ضرورت کا احساس دلاتا ہے جو مدد اور رہنمائی کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب رجوع کریں

پاکستان میں کورونا وائرس کی وبا بہت تیزی سے پھیل گئی۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وائرس سے متاثر شدہ شخص سے دوسروں کو یہ وائرس منتقل ہو رہا ہوتا ہے جبکہ وہ خود بھی یہ نہیں جانتا کہ وہ اس سے متاثر ہو چکا ہے، کیونکہ اس وائرس کی علامات اکثر اوقات کافی دیر سے نمودار ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس وائرس سے متاثر افراد کی اکثریت معمولی بیمار ہوتی ہے اور وہ اپنے گھروں پر ہی مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتے ہیں، تاہم کچھ لوگ پھیپڑوں سے متاثر ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہو جاتے ہیں، جنہیں ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔

جہاں تک اس وبا کی دہشت اور خوف کا تعلق ہے تو اس پر موثر انداز سے توجہ دینا ضروری ہے تاکہ گھبراہٹ کے عالم میں اشیائے خورونوش کی دھڑا دھڑ خریداری کا سدباب ہو سکے، لوگ غیر ضروری طور پر طبی سہولیات کو خود سے استعمال نہ کریں اور طویل عرصے تک ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو کر اپنی قوت مدافعت کو کمزور نہ کر لیں۔ ایک مسلم حکمران پر لازم ہے کہ وہ حکومتی عہدیداروں، میڈیا اور علماء کو ہدایات جاری کرے کہ وہ امت کے سامنے اسلام کے طاقتور تصورات کی یاددہانی کروائیں جو کسی بھی آزمائش کی حالت میں ہمارے اندر ایسا صبر پیدا کرتے ہیں جو کسی اور چیز سے ممکن نہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کی رہنمائی کی جانی چاہیے کہ وہ اس مشکل سے نجات کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کریں، بیماروں کی جانب سے صدقہ و خیرات دیں اور یہ یاد رکھیں کہ اس دنیا کے ہر نقصان کے عوض اللہ سبحانہ وتعالیٰ آخرت میں بھرپور بدلہ عطا فرمائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلاَّ كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ **"مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے"** (بخاری)۔ مسلمانوں کو یہ یاددہانی کرانا ضروری ہے کہ موت کی واحد حقیقی وجہ اجل (اللہ کی طرف سے زندگی کے اختتام کا فیصلہ) ہے، جس کا تعین اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہلے ہی کر رکھا ہے، جبکہ فلو، ٹائیفائڈ، ملیریا اور کورونا وائرس وغیرہ صرف وہ ممکنہ صورتحال (احوال) ہیں جس میں کسی کی موت واقع ہوتی ہے۔

جہاں تک اس بیماری کے پھیلاؤ کا تعلق ہے، تو حکومت نے شدید غفلت کا مظاہرہ کیا، جو انتہائی نقصان کا باعث بنا اور یہ غفلت ابھی تک جاری ہے۔ حکومت نے ایران سے واپس آنے والے زائرین میں سے بیمار اور صحت مندوں کو ایک ہی جگہ پر رکھا، جس کی وجہ سے وہ لوگ بھی اس وائرس کا شکار ہو گئے جو پہلے اس سے محفوظ تھے، اور پھر ان سب کو ایک ساتھ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ان کے گھروں میں جانے دیا، جس کے نتیجے میں وبا کے پھیلاؤ میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس شدید غفلت کا مظاہرہ کرنے کے باوجود حکومت نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور وہ اب بھی بیماروں سے صحتمند افراد میں اس وائرس کی منتقلی کو روکنے کا خاطرخواہ بندوبست نہیں کر رہی۔ ایک مسلم حکمران پر لازم ہے کہ جب نقصان پہنچنے کا غالب امکان ہو تو وہ ضروری احتیاطی تدابیر کا بندوبست کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» **"نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ"** (ابن ماجہ)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «لاَ تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ» **"بیمار کو تندرست کے ساتھ نہ رکھو"** (بخاری)۔ پس اس بنا پر مسلمان اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ بیمار افراد کو صحت مند لوگوں سے علیحدہ رکھیں اور وہ کمزور قوت مدافعت رکھنے والوں پر خصوصی توجہ دیتے ہیں جیسے بزرگ افراد اور وہ لوگ جو پہلے سے پھیپڑوں کی کسی بیماری میں مبتلا ہیں، اور صحت بخش خوراک اور ورزش کے بارے میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

جہاں تک شدید بیمار افراد کے علاج کا تعلق ہے تو موجودہ استعماری نظام کے تحت صحت کے نظام کے معاملے میں برتی جانے والی سنگین غفلت اس بحران میں مکمل طور پر آشکار ہو گئی ہے۔ موجودہ استعماری نظام نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ بجٹ کا بڑا حصہ صحت کی سہولیات کی طرح کے عوامی فلاح و بہبود اور دیکھ بھال

کے معاملات پر خرچ ہونے کے بجائے سودی قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہو۔ اس استعماری نظام نے اس بات کو بھی یقینی بنایا ہے کہ پاکستان صنعت اور آلات سازی کا مضبوط شعبہ قائم نہ کرسکے، کہ جس کے ذریعے ہی مقامی سطح پر وینٹی لیٹر جیسے آلات اور جان بچانے والی دیگر مشینیں بنائی جاسکتی ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فَالإِمَامُ رَاعٍ، وَهْوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ **"امام نگراں و نگہبان ہے اور وہ اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے"** (بخاری)۔ نبوت کے طریقے پر قائم خلافت کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہم ہر بحران کے دوران اپنے آپ کو ایسے یتیم کی طرح پاتے ہیں کہ جس کا نہ کوئی نگہبان ہو اور نہ ہی محافظ۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس آزمائش کے خاتمے، صحت مندوں کے تحفظ، بیماروں کی شفایابی اور نگہبانی کرنے والی خلافت کی بحالی کی دعا کریں، جو 99 سال قبل، 28 رجب 1342 ہجری، کو ہم سے چھین لی گئی تھی۔ اور ہم سب پر لازم ہے کہ اسلام کی حکمرانی کی بحالی کے لیے بھرپور جدوجہد کریں تاکہ کمزوروں کو تحفظ ملے، ہمارے بیماروں کو صحت کی سہولیات میسر ہوں اور ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی کامل فرمانبرداری کرنے والے بن جائیں۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس